یونس متین کا شعری سفر

ڈاکٹر رحمت علی شاد☆

Poetic evolution of Younis Matten

Dr. Rahmat Ali Shad

Abstract:

The creator of many published and unpublished books, Younas Mateen had great affiliation with poetry since his childhood. That is why even in his early age, his poetry was published in literary magazines and journals. Instead of writing in one specific poetic form, he used diverse poetic styles in his verses. As he is a prolific poet, the beauty of expression is his strong artistic quality. He imparts new meanings to words with multiple contexts. His poetry is replete with various experiments of form. He motivates the readers for constant struggle and urges them to keep the hopes alive. Basically YounasMateen is known for his poems. Artistic and literary strength of his poetry is testimony of his talent as a great poet. Inspite of being local poet and some of his artistic flaws, he is galloping swiftly in the field of poetry. He is striving hard to establish his unique identity.

Key words:

Younas Mateen, Evolution, Poetry, Artistic quality, Poems

کلیدی الفاظ:

شاعری، منظوم سفر نامہ، اسلوب، ہیئت، نظم

یہ شعر کب ہیں ؟ مرے دل کی وارداتیں ہیں
یہ میرے زخم ہیں سارے، یہ شاعری کب ہے؟ (۱)

۴۔ جون ۱۹۵۷ء کو پاک پتن کی تحصیل عارف والا میں جنم لینے والے یونس متین تخلیقی اپج

☆ صدرِ شعبہ اردو، گورنمنٹ فریدیہ پوسٹ گریجوایٹ کالج پاک پتن

کے اعتبار سے اپنی مثال آپ ہیں۔ متنوع اصناف پر مشتمل ان کی آٹھ کتب منصۂ شہود پر آچکی ہیں اور نصف درجن کے قریب زیرِ طبع ہیں۔ علاوہ ازیں دو درجن سے زائد غیر مطبوعہ کتب ان کے پاس موجود ہیں۔ ان کی منظرِ عام پر آنے والی کتب مع نام، صنف اور سن درج ذیل ہیں:

۱۔ ایک چکر ہے میرے پاؤں میں (یورپ کا منظوم سفر نامہ)۱۹۹۱ء

۲۔ داستان گو (اردو نظمیں)۲۰۱۱ء

۳۔ مالا کو، مالا کو (سفر نامہ قازقستان)۲۰۱۵ء

۴۔ نتاشا (وسط ایشیائی ریاستوں کے حوالے سے کہی گئی نظمیں) ۲۰۱۵ء

۵۔ لباس (اردو غزلیں)۲۰۱۶ء

۶۔ عارف والا صفر کلومیٹر (اردو نظمیں)۲۰۱۶ء

۷۔ ریشم گلی (اردو نظمیں) ۲۰۱۷ء

۸۔ پانچواں موسم (غزلِ مسلسل)۲۰۱۸ء

علاوہ ازیں ان کی زیرِ طبع کتب کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ عشق آشوب (اردو شاعری)

۲۔ کوزہ گر (اردو نظمیں)

۳۔ الف انسان (اردو نظمیں)

۴۔ ہمیشہ (اردو شاعری)

۵۔ صندوق میں رکھے خواب (اردو نظمیں)

بچپن سے ہی یونس متین عام بچوں سے ہٹ کر سنجیدہ سے تھے اور انہیں شاعری سے لگاؤ بھی شروع ہی سے تھا، وہ عارف والا کی مختلف ادبی انجمنوں سے وابستہ رہے اور ہفتہ وار تنقیدی اجلاسوں میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کرتے رہے؛ جس سے ان کے ادبی ذوق کو اور بھی جِلا ملی پھر وہ آہستہ آہستہ ادبی رسائل و جرائد میں چھپنا شروع ہو گئے۔

عارف والا کی ایک معروف انجمن (مجلسِ فکرِ اقبال) میں مسلسل شرکت اور مذکورہ انجمن کے روحِ رواں پروفیسر غلام رسول اظہر کی حوصلہ افزائی سے یونس متین کے شعری شعور کو اور بھی نکھار ملا۔ اس حوالے سے پروفیسر غلام رسول اظہر اپنے ایک انٹرویو میں بتاتے ہیں:

''جس وقت یونس عارف والا کی انجمن فکرِ اقبال کے ہفتہ وار اجلاسوں میں شریک ہوا کرتا تھا تو اس وقت وہ بالکل نو آموز تھا لیکن اس کے اشعار میں بہت پختگی تھی، اس کی عمر کو دیکھ کر اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا کہ اتنی کچی عمر والا اتنے پکے شعر کہہ سکتا ہے۔''(۲)

یونس متین کی مطبوعہ تخلیقات میں سب سے پہلے منظرِ عام پہ آنے والا ان کا منظوم سفر نامہ ''ایک چکر ہے میرے پاؤں میں'' ہے جو ۱۹۹۱ء میں آئینہ ادب چوک مینار، انار کلی لاہور سے چھپا۔ مذکورہ سفر نامہ فنی وفکری پختگی کا حامل دکھائی دیتا ہے جس کو پڑھنے کے بعد ایک سحر کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور قاری خود تخلیق کار کے ساتھ ساتھ سفر کرتا محسوس کرتا ہے۔ ایک اچھے لکھاری کی تحریر میں یہ خوبی موجود ہوتی ہے کہ وہ پڑھنے والے کو مسحور کن کیفیت سے دوچار کر دے اور یہی خوبی یونس متین کے اسلوب میں نظر آتی ہے کہ قاری ان کے کلام کو پڑھتے ہوئے خیالات کی حسیں وادیوں میں کھو سا جاتا ہے، یونس متین کا یہ منظوم سفر نامہ ایک ایسا تخلیقی فن پارہ ہے جس میں ہر مقام حسن وشادابی کا عکس لیے ہوئے ہے اور اس سفر نامے میں برتی گئی زبان وبیان سے شاعر کی قادرالکلامی اور اپنے موضوع گرفت کا احساس ہوتا ہے قاضی ظفر اقبال مذکورہ سفر نامے کی اوّلیت، ہیئت اور وطن کی محبت کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

''اگر میری معلومات غلط نہیں تو اردو میں لکھا گیا یہ پہلا مبسوط، منظوم سفر نامہ ہے۔ ایک ایک نظم میں ہیئت کا ایسا تنوع ہے کہ دھنک کے ساتوں رنگ دل میں اترتے محسوس ہوتے ہیں۔ مصرعے مصرعے میں دیس دیس کی رعنائی جھلکتی نظر آتی ہے۔ تشویق کا ایسا سلسلہ ہے کہ دامنِ دل کھنچتا چلا جاتا ہے مگر شاعر کا یہ کمال بھی کچھ کم نہیں کہ تمام رعنائیوں اور رنگینیوں کے باوصف وہ وطن کی مٹی سے بے پناہ محبت کرتا ہے گویا سفر کا نقطہ انجام نقطہ آغاز بھی ہے۔''(۳)

یونس متین نے مذکورہ منظوم سفر نامہ کسی ایک مخصوص یا کسی ایک شعری صنف میں لکھنے کی بجائے مختلف بحور اور متنوع اصناف میں لکھا ہے جس کی بدولت قاری اکتاہٹ اور یکسانیت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ یہ تجربہ قاری کو نئے ذائقوں سے آشنا کرتا ہے۔ مذکورہ سفر نامہ اپنی نوعیت کا منفرد اور انوکھا تجربہ ہے۔ سفر نامہ منظوم ہو یا نثر میں اگر اس میں سفر کی کیفیت اور پڑھے جانے کی صلاحیت موجود ہے تو وہ اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ قارئین کے مطالعہ میں رہے گا۔

یونس متین کا دوسرا شعری مجموعہ " داستان گو" ہے جو اردو نظموں پر مشتمل ہے، جسے کائنات پبلی کیشنز لاہور والوں نے ۲۰۱۱ء میں شائع کیا جس میں کل ۱۴۱ نظمیں شامل ہیں اور ہر نظم ایک سے بڑھ کر ایک ہے۔ ان کی نظمیں پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ ہر نظم میں ایک الگ کہانی سنا رہے ہیں۔ یونس متین کی نظم کی بنت کاری کمال کی ہے، ویسے شاعر تو شاعر ہوتا ہے چاہے وہ نظم کا ہو یا غزل کا اس کو کسی ایک خانے میں قید کرنا مناسب نہیں بہر حال یونس متین بنیادی طور پر نظم کے شاعر ہیں اور نظمیں ہی ان کی اصل پہچان ہیں۔ ڈاکٹر ریاض مجید ان کی نظموں کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "یونس متین ایک رجحان ساز جادوگر قسم کا شاعر ہے، ان کی نظمیں جہانِ معنی کے نئے در کھولتی اور دلوں پر سحر کرتی محسوس ہوتی ہیں۔ "داستان گو" کی اکثر نظمیں ان کے اس زمانے کی یادگار ہیں جہاں دو صدیاں ایک نقطے پر جمع ہو رہی تھیں یعنی ۱۹۹۵ء سے ۲۰۰۵ء تک کا دور؛ جس میں انہوں نے اپنے تخلیقی وفور سے مقامی اور ملکی حلقوں کو نہ صرف چونکایا بلکہ تخلیقی سطح پر متاثر بھی کیا۔"(۴)

وسط ایشیائی ریاستوں کے حوالے سے کہی گئی نظموں پر مشتمل شعری مجموعہ " نتاشا" جو ۲۰۱۵ء میں نظمینہ پبلی کیشنز لاہور سے منظر عام پر آیا تھا۔ مذکورہ شعری مجموعے میں متنوع موضوعات پر نظمیں لکھی گئی ہیں بلکہ اس کتاب کو پڑھنے سے آپ کو یوں گمان گزرے گا کہ جیسے کردار اوراق سے باہر آ رہے ہیں، جو اپنے ساتھ ایک جادوئی کیفیت لیے ہوئے ہیں، مذکورہ شعری مجموعے "نتاشا" کو شاعری کا ایک گلدستہ قرار دیتے ہوئے صنم گل دوسوا اظہار خیال کرتی ہیں:

> "نتاشا شاعری کا ایک بھرپور گل دستہ ہے؛ جو ذوق رکھنے والی پیاسی پنکھڑیوں کو سیراب کرتا ہے۔ سحر کے جھٹ پٹے میں محبت کے دشت کو مسکراتے ہوئے جگمگاتا ہے۔ ٹرین کی ایک پٹڑی عارف والا شہر سے لے کر الفارابی یونیورسٹی الماتی تک نظم کے پیرہن میں پن فیلوف گارڈن کے راستے دل کے بازار کو ذیلونی (سرسبز) کرتی ہوئی گزر جاتی ہے۔ گرتی ہوئی برف نے مالا کو جیسا ایسا رنگ بنایا کہ شاعری ہی نہیں بلکہ ہر ذی حس اس بات کو سمجھ گیا کہ پھول کو کھلنے سے مطلب ہے چمن کوئی بھی ہو۔"(۵)

یونس متین کی ایک اور تخلیق ان کا نثری سفر نامہ قازقستان " مالا کو، مالا کو" ہے، جو نظمینہ پبلی کیشنز لاہور سے دسمبر ۲۰۱۵ء کو شائع ہوا۔ یہ سفر نامہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک منفرد سفر نامہ

ہے، جس میں ایک چنچل روسی دوشیزہ کی شوخ آواز مالا کو، مالا کو گونجتی سنائی دیتی ہے، جو دودھ بیچنے کے لیے روسی زبان میں صدا بلند کرتی نظر آتی ہے۔ یہ سفر نامہ اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ آپ کو بہت سی جگہوں پر حیرت اور تعجب سے دوچار کر دے گا۔ زعیم رشید مذکورہ سفر نامہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''مالا کو مالا کو، میں انہوں نے وسط ایشیائی ریاستوں کے دریچے وا کیے تو لفظ کو بھی اظہار اور اسلوب کا نیا پیکر عطا کر دیا۔ اظہار کی شائستگی ان کا مضبوط فنی حوالہ ہے۔ وہ سر تا پا تخلیق کار ہیں۔ یہاں وہ اپنے داخل سے ایک نیا مفہوم ہماری طرف منتقل کرتے ہیں۔ ان کے ہاں تخلیقی عمل کا پھیلاؤ اس قدر جان دار ہے کہ وہ حیات کی وسعتوں کو اپنے گھیرے میں لے لیتا ہے۔ الفاظ کو نئے تناظر اور معنی کے نئے آفاق کے ساتھ برتنے کا ہنر انہی کا خاصہ ہے۔''(۶)

یونس متین کی پانچویں کتاب ان کا شعری مجموعہ ''لباس'' ہے جو محض غزلیات پر مشتمل ہے؛ گو کہ یونس متین کا بنیادی تشخص نظم گو شاعر کا ہے لیکن غزل کے میدان میں بھی وہ کافی حد تک کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے جس طرح نظموں میں متنوع موضوعات پر قلم فرسائی کی ہے بالکل اسی طرح غزلیات میں بھی ان کے ہاں موضوعات کی بوقلمونی دیکھی جاسکتی ہے۔ وارداتِ قلبی، داخلی وخارجی رجحانات، سیاسی وسماجی مسائل، مزاحمتی رویہ، تصورِ محبوب، عشقِ حقیقی ومجازی کی جھلکیاں اور والدین کا احترام جیسے متعدد موضوعات ان کے کلام کا حصہ ہیں۔ ایک جگہ پر وہ والدہ کی عظمت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

تیری جنت کی میرے سامنے اوقات ہے کیا
یہ میری بی بی کے قدموں میں پڑی رہتی ہے (۷)

یونس متین کے ہاں فکری عناصر تہہ در تہہ ملتے ہیں۔ ان کا کلام حیات اور سماج کے حقیقی مسائل کے گرد گھومتا ہے۔ ان کی شاعری غزل کے تمام تر فنی وفکری لوازمات پر پورا اترتی دکھائی دیتی ہے۔ وہ روحِ عصر سے ہم کلام ہونے کی ساتھ ساتھ آنے والی صدیوں کے شاعر بھی ہیں۔ ان کی غزل تخلیق کے گہرے پردوں سے جنم لیتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ افقی اور عمودی جہات کی طرف بڑھتی دکھائی دیتی ہے۔ یونس متین کی شعری ریاضت اور منفرد شعری تجربے کے حوالے سے سخنور نجمی رقمطراز ہیں:

''یونس متین کی طویل شعری ریاضت سے قاری کی توقعات بھی یہی تھیں۔ دوہے کی بحر میں لکھی گئی غزلیں جہاں انوکھی کیفیات اور خاص روحانی واردات کی حامل ہیں وہاں ایک انوکھے شعری تجربے کو بھی بروئے کار لاتی ہیں کہ یہ غزلیں ہوتے ہوئے بھی طویل نظم یا مثنوی کا مزاج رکھتی ہیں اور نظم ہوتے ہوئے بھی اس کے اشعار غزل کی تفہیم میں ڈھل جاتے ہیں اور قاری کو ایک نئی لذت اور سرشاری سے آشنا کرتے ہیں؛ خاص طور پر اس قاری کو جو غزل کی روٹین کی شاعری پڑھ کر اکتا چکا ہے۔ ''لباس'' ایک بڑے شاعر کی بڑی کتاب ہے جو اپنی حیثیت کو خود آپ منوالے گی۔''(۸)

یونس متین کے کلام میں جہاں فکری حوالوں سے موضوعات کی رنگا رنگی دکھائی دیتی ہے وہاں فنی حوالے بھی ان کے کلام میں بکثرت ملتے ہیں۔ صنائع بدائع کا استعمال، ضرب الامثال، محاورات، تشبیہات واستعارات، شاعرانہ تعلی، چھوٹی اور بڑی دونوں طرح کی بحور کا استعمال علاوہ ازیں خوب صورت تلمیحات کا استعمال ان کے کلام میں بکثرت ملتا ہے مثلاً ایک جگہ پر تلمیحات کا استعمال دیکھیے:

جنابِ عشق و رومی تو روز آتے ہیں
یہ آج قیس بھی آیا ہوا ہے ، خیر تو ہے (۹)

سہلِ ممتنع میں لکھنے کے لیے ایک خاص تجربے اور ریاضت کی ضرورت ہوتی ہے۔ راقم کے خیال میں چھوٹی بحروں پر گرفت مشکل سے آتی ہے۔ یونس متن کی غزل کا ایک شعر جس میں سہلِ ممتنع کے ساتھ شاعرانہ تعلی کا بھی گمان ہوتا ہے۔ ملاحظ فرمایئے:

میں ہوں تنہا غزل سرا مرشد
ہے یہاں کون دوسرا مرشد (۱۰)

یونس متین نے اپنے کلام میں متعدد زبانوں کے الفاظ ستعمال کیے ہیں جن میں عربی، فارسی، انگریزی، روسی، پرتگالی، پنجابی، براہوی، اردو اور ہندی کے الفاظ شامل ہیں بہ صورتِ تلمیح ہیر، رانجھا جیسی رومانوی داستان کا تذکرہ کرتے ہوئے بڑی عمدگی کے ساتھ ان کے کلام میں ہندی الفاظ کا استعمال دیکھیے:

کبھی تخت ہزارہ تخت تھا اور خواب تھے خدمت گار
اب اندرنا چے رانجھڑا اور ونجھلی برہا گائے (۱۱)

تشبیہ واستعارہ کے علاوہ صنعتِ تضاد، صنعتِ تلمیح اور ہندی زبان کے الفاظ کا ایک ہی شعر میں استعمال ان کی فنی پختگی کے غماز ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

دریا دریا خواب ہیں، صحرا صحرا آنکھ
یہ کیسا سنتا پ ہے، کیسی دربدری (۱۲)

یونس متین کا اگلا شعری مجموعہ ''عارف والاصفر کلو میٹر'' ہے جو اردو نظموں پر مشتمل ہے؛ جسے نظمینہ پبلی کیشنز لاہور نے ۲۰۱۶ء میں چھاپا تھا۔ مذکورہ شعری مجموعہ انفرادیت کا حامل ہے جس میں انہوں نے اسی سماج سے وابستہ متنوع موضوعات کو اپنے کلام کا حصّہ بنایا ہے مثلاً پیار و محبت، امن وآشتی، انسانیت اور اپنے وطن کی مٹی سے عقیدت و محبت کا پہلو بڑی بے ساختگی کے ساتھ منظرِ عام پر لائے ہیں۔ ان کی نظموں میں موجود جدت، روایت، حرکت اور حلاوت کے متعلق زعیم رشید لکھتے ہیں:

''طرزِ احساس کی جدت کو کمال روایت سے جوڑنا یونس متین کا خاصہ ہے۔ ان نظموں میں فکر و فن کی تازگی اور توانائی کا مظہر ایک تخلیقی واردات کی صورت میں جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔ ان نظموں میں بین المرعین بہت کچھ ہے اور یہی شاعر کا کمال ہے۔ زندگی کی حرکت و حرارت لیے ہوئے یہ نظمیں اپنے اندر کئی طرح کے ذائقے رکھتی ہیں، کہیں ان کا لہجہ کڑوا اور کسیلا ہے تو کہیں مٹھاس اور شیرینی۔''(۱۳)

یونس متین کے ہاں فکری عنصر تہہ در تہہ ملتا ہے۔ ان کی شاعری زندگی اور معاشرے کے متنوع مسائل کی نشان دہی کرتی نظر آتی ہے۔ ان کی شاعری میں شروع سے لے کر اب تک مزاحمتی پہلو بھی نمایاں رہا ہے۔ ان کے ہاں نظموں میں سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور استعماری قوتوں کے خلاف جارحانہ انداز ملتا ہے۔ وہ انسانوں کی زبوں حالی، غربت و افلاس اور ظلم و ستم کے مارے ہوئے لوگوں کے دکھ درد کو محسوس کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد ان کے اندر اس صورتِ حال کو بدل ڈالنے کی شدید خواہش پیدا ہو جاتی ہے اور یہ خواہش غربت اور افلاس کو موت کے منہ میں جاتے دیکھ کر جذباتی کشمکش میں ڈھل کر ان کی نظموں کا جزوِ لاینفک بنتی نظر آتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

یہاں بھوک اگتی رہے
یہاں بھوک سے لوگ ہر روز مرتے رہیں گے
یہ کتے مگر یوں ہی لڑتے رہیں گے۔ (۱۴)

فنی و فکری نقطہ نظر سے یونس متین ایک پختہ شاعر کے طور پر ابھرتے ہیں۔ وہ اپنے تخیل اور فن کی بدولت ہمیشہ موروثی زبان کے الفاظ، ان کے مفاہیم، متبادل اسالیبِ بیان اور بند شوں کو توڑتے، پگھلاتے، ان کو نئے سانچوں میں ڈھالتے، نئی شکل دیتے اور ان میں سے نئے نئے معانی کشید کرتے دکھائی دیتے ہیں؛ انہوں نے اردو نظم میں نئے نئے تجربات کیے اور نئی تبدیلیوں اور ان کو رواج دینے کی عمدہ کوششیں کی ہیں۔ نظم پابند، نظم معری، نظم آزاد اور نثری نظم میں بھی ہیئت کے اعتبار سے بوقلمونی ملتی ہے۔ ''عارف والا صفر کلومیٹر'' کے حوالے سے عباس علی عارفی لکھتے ہیں:

> ''یونس متین کی شاعری میں ایک ایسا طلسم پنہاں ہے جو پڑھنے والوں کے لیے ہر آن نئے جہانوں اور حیرتوں کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے اور قاری کو ان دیکھی دنیا کے قریب کر دیتا ہے۔ تہذیبی، عمرانی اور روحانی تناظر میں گندھی اس کی نظمیں ایک نئی مہک اور معنویت کے ساتھ ہر دور کے انسان پر ایک مختلف پہلو سے منکشف ہوتی ہیں۔ ن۔م راشد اور مجید امجد کے بعد یونس متین کا نام نظم گوئی کی اس تکون کو مکمل کرتا نظر آتا ہے۔۔۔عارف والا صفر کلومیٹر ایک کتاب نہیں ہفت آسمانوں کا ایک دروازہ ہے جو انسانی رویوں کی دیوار میں کھلتا ہے۔ اس کو پڑھ کر عارف والا صفر کلومیٹر پر نہیں بلکہ پوری کائنات صفر کلومیٹر کے فاصلے پر کھڑی نظر آتی ہے۔''(۱۵)

یونس متین کا اردو نظموں پر مشتمل ایک اور شعری مجموعہ ''ریشم گلی'' ہے۔ جسے ۲۰۱۷ء میں نظمینہ پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا۔ ان کے فنی و فکری ارتقاء کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو مذکورہ شعری مجموعہ فنی و فکری پختگی کے حوالے سے اپنی مثال آپ ہے۔ ان کی نثری نظموں اور آزاد نظموں میں بہر حال شعریت موجود ہے۔ ان کی شاعری میں لفظیات کا بہت خیال رکھا گیا ہے۔ ان کا ذخیرہ الفاظ مستعار نہیں لیا ہوا بلکہ موجودہ عہد کے موافق موزوں الفاظ کا بر محل استعمال ان کے کلام کا خاصا ہے؛ اس لیے انہوں نے شعری ضرورتوں کے مطابق خود نئے الفاظ تراشے ہیں اور جدید اور خوب صورت ہیئتیں اپنے شعری تجربات سے پیدا کی ہیں۔ ان کے کلام میں جا بجا چلتی پھرتی اور متحرک تصویریں نظر آتی ہیں جس سے ان کے گہرے مشاہدے اور احساس کی شدت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ان کی شاعری ہیئت کے تجربے، مشاہدۂ کائنات اور محاکات نگاری کی بدولت زیادہ اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ ان کے کلام میں ہیئت کے جو تجربے ملتے ہیں وہ تکنیکی اعتبار سے اہم تر ہیں۔

یونس متین کی نظموں کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک ایسے سیاح کا تصور ابھرتا ہے جو ملکوں ملکوں، شہروں شہروں پھرتا ہے اور وہاں کے دل کش مناظر اپنی نظموں میں ڈھالتا چلا جاتا ہے۔ ان کے ہاں تصویریں جامد اور ساقط نہیں بلکہ ہر پل متحرک دکھائی دیتی ہیں۔ ان تصویروں کی حرکت پذیری سے ہمیں زندگی کے خوب صورت رنگوں اور مزید جدوجہد کا احساس ہوتا ہے۔ ان کے کلام میں بنی نوع انسان کے داخلی وخارجی مباحث، فطری مناظر اور آفاقیت کے ساتھ انسانی مسائل بذاتِ خود مناظر کا روپ دھار کر انسانیت کے ساتھ پیار و محبت اور انسانیت کے مسائل ان کو ذاتی مسائل محسوس ہونے لگتے ہیں۔ محبوب صابر، یونس متین کے حقیقی شاعر ہونے اور ان کے کلام میں موجود محبت، نغمگی اور میٹھے سروں کے متعلق لکھتے ہیں:

> ''یونس متین ایک پیدائشی اور حقیقی شاعر ہے جسے خالقِ کائنات نے اپنی اس صفت سے مزین کیا ہے کہ وہ مشکل سے مشکل خیال کو باندھنے کے لیے صرف ''کن'' کہتا ہے اور ''فیکون'' ہو جاتا ہے۔ اس کے ہاں لطافتِ فکر مخملی نرماہٹوں میں ملبوس کسی طلسماتی اپسرا کی دلنشین مسکراہٹوں کی طرح دل میں اترتی چلی جاتی ہے اور جو تحیرات کی تھاپ پر رقص کناں وجدان کے ایسے چشمے بہا دیتی ہے کہ جس میں تسکین، محبت، نغمگی اور آزردگی سے شفا ملتی ہے۔ بے شک یونس متین اس دور کا بڑا نظم گو شاعر ہے۔''(۱۶)

حال ہی میں منظرِ عام پر آنے والا یونس متین کا ایک اور شعری مجموعہ ''پانچواں موسم'' ہے، جسے انہوں نے غزلِ مسلسل کہا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا منفرد شعری تجربہ ہے۔ یہ غیر مردف مسلسل غزل ہے یا نظمِ معریٰ جو بھی ہے اس میں چلتی پھرتی بہت سی تصویریں دکھائی دیتی ہیں۔ مذکورہ شعری مجموعہ نو سو (۹۰۰) اشعار پر مشتمل ہے اور یہ تمام اشعار ایک ہی رات میں تخلیق کیے گئے ہیں؛ جو، ان کی زود گوئی اور رود سبک رفتار شاعر ہونے پر دال ہیں؛ کیوں کہ زود گوئی جیسی خداداد صلاحیت ہر ایک کے حصے میں نہیں آتی۔ ایک ہی بحر میں لکھے گئے یہ اشعار جدید ادب میں جدید تر لہجے اور اسلوب کے حامل نظر آتے ہیں۔ ان کے کلام میں برتی گئی علامتیں، محاکات نگاری، تشبیہات و استعارات کا نظام زندگی اور حرکت سے معمور مسحور کن کیفیات لیے ہوئے ہیں۔ مذکورہ شعری مجموعہ ''پانچواں موسم'' درحقیقت پر اسرار باطنی سفر کی تحیر آمیز روداد ہے جس میں متنوع اور حیرت انگیز خاکے ابھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ بقول شاعر:

اب کوئی اور سوچ نقشہ نیا
اب نئی اور کوئی دنیا بنا
حیرتیں صورتِ سوال ہیں سب
جن کا اب تک نہیں جواب ملا
ہجر کی رات ہے طویل متینؔ
آسماں سے پرے کی بات سنا۔(۱۷)

"پانچواں موسم" دراصل باطنی اور پر اسرار دنیا کی پانچویں جہت کا سفر ہے جو تحیر سے ہوتا ہوا نا معلوم کی جانب بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس حوالے سے سخنور نجمی رقم طراز ہیں:

"پانچواں موسم ہو یا پانچواں دریا پانچویں سمت؛ سب نا معلوم کی پر اسراریت کے استعارے ہیں اور بڑی شاعری ہوتی ہی وہ ہے جو نامعلوم کی طرف قدم پیمائی کرتے ہوئے حیرتوں کے اس پانچویں در کی طرف لے جائے؛ جس کے کھولنے کی بات ناصر کاظمی نے بھی کی تھی اور اس کی "پہلی بارش" میں کہیں کہیں وہ پانچواں در کھلتا ہوا نظر بھی آتا ہے لیکن یونس متین نے بابِ تحیر کو وا کر کے؛ جس انوکھے سفر کا آغاز کیا ہے وہ "پہلی بارش" سے کہیں آگے کا سفر ہے۔ یہ سفر آگ، سمندر، پانی، مٹی، چراغ، وقت، تال اور طبلہ ایسی علامتوں اور اساطیری حوالوں سے آگے بڑھتا ہوا قاری کو ایک حیرت کدے میں چھوڑ دیتا ہے جہاں شعر در شعر، حیرانی در حیرانی کے جہان نئی معنویت کے ساتھ قاری پر عیاں ہوتے ہیں اور قاری سرشاری کی کیفیت میں کچھ اس طور بھیگ جاتا ہے کہ وہ اس حیرت کدے سے باہر نکلنے سے انکار کر دیتا ہے۔"(۱۸)

یونس متین کی شاعری کا بحیثیت مجموعی جائزہ لیا جائے تو مضافاتی شاعر ہونے کے باوجود وہ ایک منجھے ہوئے تخلیق کار کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ ان کا بنیادی تشخص تو ایک نظم گو شاعر کا ہی ہے، ان کے کلام کی فنی و فکری پختگی، جدید لب و لہجے کی کھنک، نئے نئے ہیئتی تجربات، اچھوتے موضوعات، محاکات نگاری، داخلی، خارجی مباحث اور تازہ کاری ان کے عمدہ شاعر ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ وہ یقیناً ایک تجربہ کار تخلیق کار کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ ان کا شعری جمال، معاشی تضاد اور فکری بُعد؛ ارتباطِ باہمی کے ساتھ رومان پسندی سے نمو پا کر الفاظ کے سانچے میں ڈھلتا ہے۔ اپنی بعض فنی اور تکنیکی خامیوں کے باوجود وہ ایک رودِ سبک رفتار کی طرح مسلسل آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ بلاشبہ ان کا کلام بہت حد تک جاندار اور توانا ہے؛ جس کی بدولت وہ اپنی الگ شناخت بنانے کے لیے مسلسل سرگرداں ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ یونس متین، ''لباس''، نظمینہ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۶ء، سرورق

۲۔ انٹرویو، غلام رول اظہر، پروفیسر، بمقام گلشنِ اقبال کالونی عارفوالا، ۲۵۔ اگست ۲۰۱۷ء، ۶ بجے شام

۳۔ یونس متین، ''ایک چکر ہے میرے پاؤں میں'' (منظوم سفر نامہ) آئینہ ادب لاہور، ۱۹۹۱ء، ص:۱۵

۴۔ ریاض مجید، ڈاکٹر (مضمون)، مشمولہ ''داستان گو'' کائنات پبلی کیشنز لاہور، ۲۰۱۱ء، فلیپ

۵۔ صنم گل دوسوا، (مضمون) مشمولہ ''نتاشا'' نظمینہ پبلی کیشنز، لاہور، دسمبر ۲۰۱۵ء، فلیپ

۶۔ زعیم رشید، (مضمون) مشمولہ ''مالا کو مالا کو'' نظمینہ پبلی کیشنز، لاہور، دسمبر ۲۰۱۵ء، فلیپ

۷۔ یونس متین، ''لباس'' نظمینہ پبلی کیشنز، لاہور، دسمبر ۲۰۱۶ء، ص:۱۷

۸۔ ایضاً، فلیپ

۹۔ ایضاً، ص:۱۳۲

۱۰۔ ایضاً، ص:۱۱۶

۱۱۔ ایضاً، ص:۶۸

۱۲۔ ایضاً، ص:۹۲

۱۳۔ یونس متین، ''عارف والا صفر کلومیٹر'' نظمینہ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۶ء، فلیپ

۱۴۔ یونس متین، ''داستان گو'' کائنات پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص:۱۲۴

۱۵۔ یونس متین، ''عارف والا صفر کلومیٹر'' نظمینہ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۶ء، فلیپ

۱۶۔ یونس متین، ''ریشم گلی'' نظمینہ پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۷ء فلیپ

۱۷۔ یونس متین، ''پانچواں موسم''، حروف پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص:۸۷

۱۸۔ سخنور نجمی، (فلیپ)، از یونس متین، ''پانچواں موسم''، حروف پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۱۸ء فلیپ